السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لوگ پوچھتے ہیں کہ اسلام نے غلامی کو کیوں حرام قرار نہیں دے دیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمال علم وحکمت اور لطف ورحمت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے، وہ اپنی مخلوق کے حالات سے خوب آگاہ اور اپنے بندوں پر بے حد رحم فرمانے والا ہے، وہ اپنے خلق وتشریع میں حکیم ہے، اس نے لوگوں کو ان باتوں کا حکم دیا ہے جس میں ان کی دنیا وآخرت کی بہتری ہے اور جو ان کے لئے حقیقی سعادت وحریت اور مساوات کا کفیل ہے اور پھر یہ سب کچھ ایسے عدل وانصاف کے دائرے میں ہے کہ جہاں نہ حقوق اللہ ضائع ہوتے ہیں اور نہ حقوق العباد، اسی شریعت کے ساتھ اس نے اپنے رسولوں کو خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے بنا کے مبعوث فرمایا کہ جس نے اس کے راستے کی پیروی کی اور اس کے رسولوں کی ہدایت سے رہنمائی حاصل کی تو وہ عزت کا مستحق ہے اور وہی سعادت وکامرانی سے ہمکنار ہوگا اور جس نے شاہراہ استقامت پر چلنے سے انکار کردیا تو اسے قتل یا غلامی جیسے ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو اسے ناپسند ہوں تاکہ عدل، امن اور سلامتی کو برقرار رکھا جائے گا اور جانوں، عزتوں اور مالوں کی حفاظت کی جاسکے اسی وجہ سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے تاکہ سرکشوں کو روکا جاسکے، فساد پھیلانے والے عناصر کا خاتمہ کیا جاسکے اور زمین کو ظالموں سے پاک کیا جاسکے ایسے ظالموں میں سے جو قیدی بن کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں آجائیں تو مسلمان حکمران کو یہ اختیار ہے کہ اگر ان کی شرارتیں حد سے بڑھ چکی ہوں اور اصلاح کی کوئی امید نہ ہو تو انہیں قتل کردے۔ یا معاف کردے یا فدیہ قبول کرکے انہیں چھوڑ دے اور خیر وبھلائی کی راہ ان کے لئے آسان کردے یا انہیں غلام بنانے بشرطیکہ وہ یہ محسوس کرے کہ مسلمانوں میں رہنے سے انہیں اپنی اصلاح کا موقع ملے گا، کج روی درست ہوگی، انہیں ہدایت ورہنمائی کا راستہ معلوم ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے عدل وانصاف اور ان کے حسن سلوک کو دیکھ کر ایمان قبول کرلیں اور دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں، اسلامی آداب واحکام کے بارے میں نصوص کے سننے سے عین ممکن ہے کہ انہیں اسلام قبول کرنے کے لئے انشراح قلب وصدر کی دولت حاصل ہوجائے اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ایمان کی محبت اور کفر، فسق اور نافرمانی کی نفرت پیدا کردے اور اس طرح یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر ایک نئی زندگی حاصل کریں گے اور بطریق کتابت یہ آزادی حاصل کرنے کے بھی اہل ہوں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذينَ يَبتَغونَ الكِتـٰبَ مِمّا مَلَكَت أَيمـٰنُكُم فَكاتِبوهُم إِن عَلِمتُم فيهِم خَيرًا ۖ وَءاتوهُم مِن مالِ اللَّهِ الَّذى ءاتىٰكُم ۳۳ ... سورة النور

''تمہارے غلاموں میں جو کوئی تمہیں کچھ دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کردیا کرو، اگر تمہیں ان میں بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تم کو بخشا ہے، اس میں سے انہیں بھی دو۔''

یا وہ قسم یا ظہار یا نذر کے کفارے کے طور پر یا اللہ کی خوشنودی کے حصول یا قیمت کے دن ثواب کی خاطر آزاد کرنے کے دیگر طریقوں سے بھی آزادی حاصل کرسکتے ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ غلامی کی اصل تو قید ہے یعنی وہ کافر لوگ جو جہاد میں قیدی بن کر مسلمانوں کے ہاتھ لگ جائیں تو انہیں اس لئے غلام بنا لیا جاتا ہے تاکہ شر کے ماحول سے الگ کرکے انہیں اپنی اصلاح کا موقع دیا جائے کیونکہ اسلامی معاشرے میں رہن سہن سے ان کے سامنے خیر وبھلائی کا راستہ واضح ہوجائے گا، شر کے پنجوں سے انہیں نجات ملے گی اور کفر وضلالت کی نجاستوں سے انہیں پاکیزگی حاصل ہوجائے گی اور یہ ایسی زندگی بسر کرنے کے اہل ہوں گے جو امن وسلامتی کا گہوارہ ہوگی تو اسلام کی نگاہ میں غلامی گویا انسانوں کو پاک کرنے کا ایک ذریعہ ہے یا یہ ایک ایسا حمام ہے کہ جو اس میں ایک دروازے سے داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے میل کچیل کو دھو کر صاف ستھرا اور پاکیزہ ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص76

محدث فتویٰ